بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۶/۲۱ | ۹ امان ۱۳۴۶ھ ش ۔ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۔ ۹ مارچ ۱۹۶۷ء | نمبر ۵۱ |
|---|---|---|


# اخبارِ احمدیہ

۔۰ ربوہ ۸ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

---

۔۰ ربوہ ۸ مارچ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تمام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے لیکن کمزوری ابھی چل رہی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین۔

۔۰ مبلغ انچارج سیرالیون مشن نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کی قومی اسمبلی کے انتخابات ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء کو ہو رہے ہیں ۔ اس موقعہ پر دو مقامی احمدی دوست مکرم پیرا موئنٹ چیف این کے گامنگا اور ان کے بھائی بھی ان انتخابات میں کھڑے ہو رہے ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان ہر دو احمدی دوستوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر)

---

۔۰ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول ۱۹۶۷ء حسب ذیل تاریخوں میں منعقد ہوگا ۔ تاریخ امتحان ۲۴ مارچ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۲۶ مارچ بروز اتوار برائے بیرونجات

۔ نصاب معیار اول :۔ (۱) چشمہ مسیحی (۲) مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دعائیں۔

معیار دوم :۔ (۱) چشمہ مسیحی کا مضمون زبانی سنکر (۲) دعائیں زبانی

زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب معیار اول میں شریک ہوں ۔ معیار دوم ناخواندہ اور معذورین کے لئے ہے ۔ زعماء کرام توجہ فرمائیں (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

---

۔۰ مورخہ ۴ مارچ بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام نصرت جہاں تجویز فرمایا ہے ۔ نومولودہ مکرم قریشی محمد احسن صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ کی نواسی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک سیرت، صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور اپنے فضل سے صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

محمد اسلم قریشی شاہد

مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جکوال (ارتو)

---

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# نماز ایک دُعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو۔

## اس میں اللہ تعالیٰ سے طلب کیا جاتا ہے کہ وہ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کرے

"دوسرا امر نماز ہے جس کی پابندی کے لئے بار بار قرآن شریف میں کہا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ اسی قرآن مجید میں اُن مصلیوں پر لعنت کی ہے جو نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اپنے بھائیوں سے بخل کرتے ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کر دے ۔ انسان درد اور فرقت میں پڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قُرب اسے حاصل ہو جس سے وہ اطمینان اور سکینت اسے ملے جو نجات کا نتیجہ ہے مگر یہ بات اپنی کسی چالاکی یا خوبی سے نہیں مل سکتی جب تک خدا نہ بلاوے یہ جا نہیں سکتا ۔ جب تک وہ پاک نہ کرے یہ پاک نہیں ہو سکتا ۔ بہتیرے لوگ اس پر گواہ ہیں کہ بارہا یہ جوش طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ فلاں گناہ دُور ہو جاوے جس میں وہ مبتلا ہیں لیکن ہزار کوشش کریں دُور نہیں ہوتا ۔ باوجودیکہ نفسِ لوّامہ ملامت کرتا ہے لیکن پھر بھی لغزش ہو جاتی ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے لئے سعی کرنا ضروری امر ہے ۔

غرض وہ اندر (باطن) جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دُور جا پڑا ہے اس کو پاک کرنے اور دُور سے قریب کرنے کے لئے نماز ہے ۔ اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دُور کیا جاتا ہے اور اس کی بجائے پاک جذبات بھر دیئے جاتے ہیں ۔ یہی سِرّ ہے جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا نماز فحشاء یا منکر سے روکتی ہے ۔

پھر نماز کیا ہے ؟ یہ ایک دعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو اسی لئے اس کا نام صلوٰۃ ہے کیونکہ سوزش اور حرقتِ دل اور درد سے طلب کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بد ارادوں اور بُرے جذبات کو اندر سے دور کرے اور پاک محبت اس کی جگہ اپنے فیضِ عام کے ماتحت پیدا کر دے ۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۸ ، ۱۰۹)


مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

# خطبہ جمعہ

## دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد پر مضبوطی سے قائم رہو

## دنیا کی اشیا اس ثواب کے مقابلہ میں جو نیک اعمال کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے ثمناً قلیلاً کی حیثیت رکھتی ہیں

## ابدی حیات اور ابدی انعامات کے مقابلہ میں فانی زندگی اور فانی اشیاء کوئی حیثیت نہیں رکھتیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء

مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پر نور نے یہ آیت پڑھی۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

پھر فرمایا۔

### اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ تم اپنی جانوں سے محبت رکھتے ہو، تم اپنی بیوی بچوں سے محبت رکھتے ہو تم اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے محبت رکھتے ہو، تمہیں دنیا کے مال و اسباب اچھے لگتے ہیں۔ اور تم انہیں اپنے لئے مفید اور بہتر سمجھتے ہو۔ دنیا کی دولت کی طرف تم جھکتے ہو۔ جو مکان تم تعمیر کرتے ہو، ان کے لئے تمہارے دلوں میں ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور تم انہیں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تمہاری تجارتیں تمہیں بڑی محبوب اور پیاری ہیں۔ اسی طرح تمہاری زرعی زمینیں بھی تمہیں اتنی اچھی لگتی ہیں کہ بعض دفعہ تم ان کے کناروں پر اپنے کسی بھائی کا خون کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہو مگر یہ سب چیزیں اس کے مقابلہ میں جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے عہد بیعت کے بعد دینے کا وعدہ کیا ہے ثمن قلیل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تم نے اپنے رب کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو گے۔ اس لئے جب تم سے تمہارے نفسوں کی قربانی مانگی جائے۔ جب تم سے تمہارے بیوی بچوں کی قربانی مانگی جائے۔ جب تم سے تمہارے رشتہ داروں اور تمہارے دوستوں کی قربانی مانگی جائے۔ جب تم سے تمہارے دنیوی سامان اور مال و اسباب کی قربانی مانگی جائے تو تمہیں چاہیئے کہ تم اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ خدا کی جزا اور اس کے ثواب کے مقابلہ میں یہ سب چیزیں ثمن قلیل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تم اپنے نفسوں کو بھی، تم اپنے بیوی اور بچوں کو بھی، تم اپنے عزیز و اقارب کو بھی، تم دنیا کے ہر قسم کے متاع کو بھی قربان کرکے خدا کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کیا کرو۔ اور عہد بیعت کو اپنے ہاتھ سے دیکر ثمن قلیل لینے کی کوشش نہ کیا کرو۔

اس سارے سلسلۂ اشیاء کو جو اللہ تعالیٰ نے ثمن قلیل قرار دیا ہے۔

### اس کی دو دلیلیں

بھی ساتھ ہی بیان کر دی ہیں تا کہ ہم اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔

پہلے تو یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس چیز کا بھی تم سے اس دنیا میں مطالبہ کیا جاتا ہے وہ فانی ہے۔ اور جس چیز کا بھی اس کے بدلہ میں تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ باقی ہے ہمیشہ رہنے والی ہے۔ تو عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے۔

[illegible] کہ فانی کے مقابلہ میں جو باقی رہنے والی چیز ہے اور جس پر [illegible] نہیں وہ بہتر اور اچھی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر وہ چیز جس کی قربانی تم سے چاہی جاتی ہے فنا پذیر ہے۔ اور ہر وہ چیز جو اس قربانی کے بعد تمہیں ملنے والی ہے وہ باقی رہنے والی ہے۔

تو فانی چیز کے مقابلہ میں ایک ابدی حیات والی چیز تمہیں دی جاتی ہے۔ اگر تم ابدی زندگی کو چھوڑ کر چند گھنٹوں، چند دنوں یا چند سالوں کی زندگی اور اس کی خوشیوں کو ترجیح دو گے تو تم دُنیا میں بیوقوف سمجھے جاؤ گے۔ پس جو باقی رہنے والی اشیاء ہیں جن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے تم ان کی تلاش کرو اور ان کے حصول کی کوشش کرو۔

## دوسری دلیل

اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ دی کہ جو تمہارے دنیا کے اموال اور اسباب ہیں ان کے ساتھ تمہارے دلوں میں ایک جیسی محبّت نہیں ہوتی اور نہ ایک جیسا لگاؤ ہوتا ہے۔ نہ تم ان میں سے ہر ایک چیز کو ایک جیسی مفید سمجھتے ہو۔ مثلاً تمہیں روپے پیسے سے بڑا پیار ہے لیکن جب بچہ بیمار ہو جائے یا جب تمہاری بیوی بیمار ہو جائے یا جب تم خود بیمار ہو جاؤ تو ساری دنیا کی دولت قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو۔ اپنے بچے کی جان کی حفاظت کے لئے یا اپنی بیوی کی جان کی حفاظت کے لئے یا خود اپنی جان کی حفاظت کے لئے۔

پس اس دنیا کی ہر چیز جو ہے اس کو تم نے

## ایک ترجیحی سلسلہ کی کڑی

میں پرویا ہوا ہے۔ یہ اچھی چیز ہے اس سے بھی اچھی یہ ہے۔ اس سے بھی اچھی یہ ہے اور اس سے بھی اچھی یہ ہے۔ اور ایک انسان اپنی جان سے سب سے زیادہ محبّت رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ مَیں زندہ رہوں۔ اور عام طور پر لوگ دنیا کی اشیاء کو اپنے نفس پر قربان کر دیتے ہیں مگر اپنی جانوں کو دنیوی سامان پر قربان نہیں کرتے۔ یا بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی جانوں کو اپنے بچوں پر قربان کر دیتے ہیں۔ تو ان کے نزدیک ان کے بچے کی قیمت سب سے زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ ہے۔

پس مجموعی طور پر جب ہم دنیا کی تمام اشیاء پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کی ہمیں اوسط نکالنی پڑتی ہے۔ مثلاً ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک چیز کی قیمت سَو یونٹ ہے۔ ایک اَور چیز ہے اس کی اسّی ہے۔ ایک اَور چیز ہے اس کی پچاس ہے۔ ایک اَور چیز ہے اس کی چالیس ہے۔ ایک اَور چیز ہے اس کی قیمت اس کی نگاہ میں تیس یونٹ ہے۔ ایک اَور ہے اس کی بیس ہے۔ ایک اَور ہے اس کی دس ہے۔ تو ساری اشیاء کی مجموعی قیمت اس کی نگاہ میں ان اشیاء کی اوسط قیمت ہو گی۔

[illegible] طرح اگر آپ بازار میں جائیں اور آپ بیس چیزیں خریدیں تو اگر ایک کی قیمت مثلاً سَو ہو اور ایک کی پچاس ہو۔ اور ایک کی تیس ہو اور مجموعی طور پر آپ نے بیس چیزوں پر چار سَو روپیہ خرچ کیا ہو تو وہ چیزیں جو ہیں ان کی مجموعی قیمت چار سَو روپیہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو جنّت میں تمہیں ملے گا اس کے لئے ہمارا یہ قانون ہو گا کہ تمہارے بہترین عمل کا جو بدلہ تمہیں ملنا چاہیئے۔ تمہارے کمتر اعمال کا بھی ہم اتنا ہی بدلہ دیں گے۔

## اس اصول کے مطابق

ہماری مثال میں جو چیزیں خریدی گئی ہیں ان کی قیمت چار سَو نہیں رہتی بلکہ دو ہزار بن جاتی ہے۔ دنیا میں یہ قانون نہیں چلتا۔ اس دنیا میں دنیا کا قانون چلتا ہے مگر اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ قانون بنایا ہے کہ وہاں تمہارے بہترین عمل کی بہترین جزاء تمہیں ملے گی۔ اور بہترین عمل کی بہترین جزاء کے مطابق تمہارے باقی اعمال کی جزاء بھی تمہیں دی جائے گی۔ اس طرح جو کچھ تمہیں وہاں ملے گا اس کے مقابلہ میں دنیا کے تمام اموال اور متاع، تمہاری اپنی جانیں اور تمہارے اپنوں کی جانیں کوئی قیمت نہیں رکھتیں۔ پس یہ ثمن قلیل ہے۔

## اللہ تعالیٰ یہاں ہمیں یہ حُکم دیتا ہے

کہ اس ثمنِ قلیل کو خریدنے کے لئے تم ایسی چیزوں کو قربان نہ کرو جو ابدی مسرتوں اور ابدی سرور والی چیزیں ہیں۔ اور جو بہترین جزاء کی شکل میں اور بہترین بدلے کی صورت میں تمہارے سامنے آئیں گی۔ لا تشتروا بعھد اللّٰہ ثمناً قلیلاً۔ جو عہد تم نے اپنے خدا سے باندھا ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدّم رکھو گے اس پر مضبوطی سے قائم رہو اور اپنی کسی غفلت یا کوتاہی کے نتیجہ میں دنیا کو دین پر مقدّم نہ کرنے لگ جاؤ کہ دنیا دین کے مقابلہ میں اور دنیا کی یہ اشیاء اس ثواب کے مقابلہ میں جو نیک اعمال کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا میں بھی اور اس جہان میں بھی ملتا ہے۔ ثمنِ قلیل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ خدا کی جزاء جو ہے وہ ابدی ہے اور اس کی قیمت جو ہے وہ "احسن ما کانوا یعملون" کے اصول پر طے کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہترین جزاء کا حقدار قرار دے اور اسی کے مطابق ہم سے معاملہ کرے۔

آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

# پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

## حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشانِ عظیم

(۱)

حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے براہین احمدیہ فضائل اسلام اور صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے لئے تحریر فرمائی اور اس کتاب میں علم کلام کی رو سے صدق اسلام پر دلائل عظیم درج کئے گئے جس کی وجہ سے ایک طرف تو مسلمانوں کے قلوب میں مسرت اور شادمانی کی کیفیت تھی اور دوسری طرف آریہ سماج کے سرکردہ اشخاص نے اس کتاب کی تکذیب کے لئے استہزاء اور تمسخر کا اسلوب اختیار کیا۔ چنانچہ ایک شخص لیکھرام نامی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گستاخانہ خط وکتابت شروع کر دی۔ ایک خط میں لیکھرام نے تحریر کیا:۔

"اچھا آسمانی نشان تو دکھا دیں
اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو
رب العرش خیر الماکرین سے میری
نسبت کوئی آسمانی نشان تو مانگیں
تا فیصلہ ہو۔"

اس خط وکتابت کے جواب میں حضرت اقدس نے ایک طویل خط لیکھرام کے نام تحریر فرمایا:۔

"آپ کی زبان بد زبانی سے رکتی
نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں
کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین
سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں
یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے ہیں۔
گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں
لاتے جو بے باکوں کو تنبیہ کر سکتا ہے!"

یہ خط وکتابت لیکھرام کے اصرار کی وجہ سے طول پکڑ گئی۔ لیکھرام بار بار استہزاء سے مطالبہ کر رہا تھا کہ نشان دکھلاؤ اور مجھے آپ کی پیشگوئیوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص توجہ کے بعد معلوم ہوا کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۹۳ء سے عرصہ چھ سال میں لیکھرام ایک خطرناک گرفت و عذاب میں مبتلا ہو گا جو نتیجۃً موت کا باعث ہو گی۔ نیز حضور علیہ السلام کو الہام ہوا

عجل جسد له خوار
له نصب وعذاب

یعنی یہ لیکھرام گویا گوسالہ سامری کی قسم کا ایک بچھڑا ہے جو لغو باتیں کر کے شور مچا رہا ہے اس کے لئے انتہائی دکھ اور عذاب نازل ہو گا۔ اس الہام کے بعد آپ نے ذیل کا اشتہار شائع کیا۔

"اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ ۔فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو نازل نہ ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اسکی روح سے یہ میرا نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر سولی پر کھینچا جائے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لیکھرام کے متعلق الہامی خبر پر یقین تام تھا اس اشتہار کی اشاعت کثرت سے کی گئی۔

(۲)

لیکھرام آریہ سماج کا مشہور شخص تھا اس لئے یہ پیشگوئی عام توجہ کا باعث بن گئی ابھی اس پیشگوئی پر دو ماہ ہی گزرے تھے کہ حضرت بانیٔ احمدیت نے دوسری مندرجہ ذیل الہامی پیشگوئی شائع فرما دی:۔

"آج ۲۔ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴۔ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اسکی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اسکو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔" (برکات الدعا)

لیکھرام نے مذکورہ پیشگوئی کو نہ تو اہمیت دی اور نہ ہی وہ اس کے نتائج کو سمجھ سکا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بیباکی۔ شوخی اور استہزاء اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف کرنے لگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہاں تک لکھا:۔

"تین سال کے اندر اس کا خاتمہ
ہو جائے گا اور اس کی ذریت
میں سے کوئی بھی باقی نہیں
رہے گا۔"
(تکذیب براہین احمدیہ)

اس پیشگوئی کا ملک میں عام چرچا تھا معاندین اسلام اس آسمانی اور الہامی پیشگوئی کی تضحیک کر رہے تھے۔ آخر غیرتِ خداوندی نے جوش مارا اور وہ وقت آ پہنچا جس میں اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صداقتِ اسلام پر ایمان افروز نشان ظاہر ہونا تھا۔

(۳)

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام اپنے مکان میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ تھکان کی وجہ سے انگڑائی لی ایک شخص جو لیکھرام کے پاس بیٹھا تھا اس نے لیکھرام کے پیٹ میں خنجر مارا اور غائب ہو گیا اور لیکھرام اسی وقت "عجل جسد له خوار" کا منظر پیش کرنے لگا۔ چیخ وپکار سے محلہ میں ماتم بپا ہو گیا ہسپتال لے گئے اور وہاں باوجود ڈاکٹروں کی پوری کوشش کے صحتیاب نہ ہو سکے۔ لیکھرام اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے اور اس الہامی پیشگوئی کا ہر جگہ چرچا ہونے لگا۔ آریہ سماج کے قلوب میں انتقام کا جذبہ سلگ رہا تھا قاتل کو گرفتار کرنے کا اصرار تھا۔ گورنمنٹ نے ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس قاتل کا سراغ لگانے کے لئے ہر قسم کے ذرائع اختیار کئے مگر لیکھرام کے قاتل کا کوئی سراغ نہ ملا۔

آریہ سماج کے اس الزام کے پیشِ نظر کہ لیکھرام کے قتل میں بانیٔ احمدیت کا ہاتھ ہے آپ نے ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار "لیکھرام کے متعلق آریوں کے خیالات" پر مشتمل شائع فرمایا جس میں آپ نے اتمامِ حجت کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ ایک ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازشِ قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل ہو۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بد دعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے۔"

مگر کوئی اس تحریر کے مطابق آریہ مقابلہ پر نہ آیا۔ یہ نشانِ عظیم جہاں بانیٔ احمدیت کی صداقت کی دلیل ہے وہاں حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور آپ کی ذاتِ مبارک سے جو محبت اور فدائیت حضرت بانیٔ احمدیت کو تھی اس کی واضح دلیل ہے آپ سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں فرماتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

## ضرورت

پروبیشنرا فسران کی اسامیوں کے لئے درخواستیں ۳۱/۳/۶۲ تک بنام جنرل منیجر مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ پوسٹ بکس ۴۹۷۶ ہیڈ آفس آدم جی ہاؤس میکلوڈ روڈ کراچی مطلوب ہیں۔ مجوزہ فارم بنک مذکور کی ہر شاخ سے مل سکتے ہیں۔

قابلیت۔ کم ازکم سیکنڈ کلاس گریجوایٹ۔ پوسٹ گریجوایٹ اور فرسٹ کلاس گریجوایٹ کو ترجیح دی جائے گی۔

عمر ۱/۵/۶۲ کو ۱۸ تا ۲۵ سال
غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔
(پ۔ ٹ ۵/۳/۶۲)
(ناظر تعلیم)

[redacted]

# رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم

## تقریر حضرت سیدہ ام المتین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ برموقع جلسہ سالانہ

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی نے احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے :-

### شریعت کے بنیادی اصول

شریعت اسلامیہ کے بنیادی اصول تین ہی ہیں ۔ قرآن مجید ۔ حدیث اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۔ اس زمانہ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاوی کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کے لئے حکم اور عدل بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ نے دنیا کو بتایا کہ کون سا کام شریعت کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہے اور کونسا غلط۔

اس اصولی تعلیم کے لحاظ سے رسم ہم اس کام کو کہیں گے جس کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ملے جس کا کرنا آپ کے خلفاء رضی اللہ عنہم سے ثابت نہ ہوتا ہو ۔ اور جو انسان اس لئے نہ کرتا ہو کہ اس کے لئے ضروری ہے بلکہ اس لئے کرتا ہو کہ اسکے باپ دادا یہ کام کرتے چلے آئے ہیں اور اس کے کرنے کی غرض خود نمائی اور اپنی برادری یا کنبہ میں اپنی ناک اونچی رکھنا ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض ہی اللہ تعالے نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ روحِ انسانی کو ان قسما قسم کے پھندوں سے آزاد کروائیں جس کے طوق انسانوں نے خود پہن رکھے تھے اور اس کی روح کو پاک و صاف کرنے اس کا اللہ تعالے سے تعلق پیدا کریں ۔ مذہب کا مرکزی نقطہ توحید ہے کہ انسان کی پوری توجہ اس کی عبادت اس کے بندوں سے تعلقات ۔ رشتہ داریوں کا نبھانا ۔ مرنا جینا سب اللہ تعالے کی خاطر ہو ۔ جب انسان توحید کے اس مقام سے جہاں اس کے لئے قائم ہونا ضروری ہے ذرا بھی اِدھر اُدھر ہٹتا ہے تو پہلے مختلف رسومات میں گرفتار ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ ان کے جال میں ایسا پھنستا ہے کہ شرک کرنے پر نوبت آتا ہے گویا شرک لازمی نتیجہ ہے رسومات کی پیروی کا۔

اللہ تعالے قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

الّذین یتّبعون الرّسول النّبی الامّی الّذی یجدونہٗ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل ۔ یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر ویحلّ لھم الطّیّبٰت ویحرّم علیھم الخبآئث ویضع عنھم اصرھم والاغلال الّتی کانت علیھم ۔ فالّذین اٰمنوا بہٖ وعزّروہ ونصروہ واتبعوا النّور الّذی انزل معہٗ اولٰئک ھم المفلحون ۔ (سورۃ اعراف ع۱۹)

(ترجمہ) وہ (لوگ) جو ہمارے اس رسول یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور امّی ہے جس کا ذکر توریت اور انجیل میں اُن کے پاس لکھا ہُوا موجود ہے وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے بوجھ (جو اُن پر لادے ہوئے تھے) اور طوق جو ان کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دُور کرتا ہے ۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اس کو طاقت پہنچائی اور اس کو مدد دی اور اس نور کے پیچھے چل پڑے جو اس کے ساتھ اتارا گیا تھا وہی لوگ بامراد ہوں گے ۔

اِس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان ہر کام میں یہ مدِنظر رکھے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کر رہا ہے یا نہیں ۔ آپ کی اتباع سے ہی وہ نیک کام کرسکے گا اور بُری باتوں سے بچ سکے گا ۔ پاک چیزوں اور پاک باتوں کو اختیار کرسکے گا اور بُرے کاموں سے مجتنب رہے گا ۔ یہی تقویٰ کا حقیقی مقام ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور پیروی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا ۔

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انقلابِ عظیم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل دنیا شرک ۔ گمراہی اور ضلالت میں گھری ہوئی تھی ۔ بُت پرستی کے ساتھ ساتھ ہزاروں قسم کی رسومات کے پھندے ان کے گلوں میں پڑے ہوئے تھے لیکن ہزاروں ہزار درود و سلام اس محسنِ انسانیت پر جس نے ساری دنیا کو شرک سے پاک کر دیا ۔ ہزارہا سال کے پھندے جو ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے تھے وہ نکال پھینکے اور سب قسم کی برائیوں سے پاک کر کے خدائے واحد کے آگے ان کا سر جھکا دیا ۔ وہ جو بتوں کے آگے سجدہ کرتے تھے اور ان پر چڑھاوے چڑھاتے تھے وہ ایک خدا کے پرستار ہوگئے اور اپنے ہر کام میں اللہ تعالےٰ کی رضا کو مدِنظر رکھنے لگ گئے ۔ جو شرابیں پیتے تھے فسق و فجور میں گرفتار تھے اور اپنے ان کاموں کو فخریہ بیان کرتے تھے وہ ان افعال سے اس طرح دُور بھاگنے لگے جیسے سانپ سے ۔ اور یہی وہ لوگ تھے جن کا اس آیت میں ذکر ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ۔ آپ کی کامل اطاعت کی ۔ اپنی جان ۔ مال ۔ عزت اور اولاد سب کچھ آپ کے قدموں میں لا ڈالی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان پر بے حد فضل اور انعامات کئے اور دنیا کا حکمران ان کو بنا دیا ۔ شراب ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی ۔ جوئے کے وہ عادی تھے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک آواز پر شرابوں کے مٹکے اس طرح توڑ دیئے گئے کہ گلی کوچوں میں شراب بہنے لگی اور پھر کبھی ان کے لب شراب سے آشنا نہیں ہوئے ۔ ہر قسم کی رسومات ۔ برائیاں اور نفسانی خواہشات ۔ احباب دوست چھوڑ کر انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت کو اختیار کر لیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

قد اٰثروك وفارقوا احبابھم ۔۔۔ وتباعدوا من حلقۃ الاخوان
قد ودّعوا اھواءھم ونفوسھم ۔۔۔ وتبرّؤا من کلّ نشب فان
ظھرت علیھم بیّنات رسولھم ۔۔۔ فتمزّق الاھواء کالاوثان

(ترجمہ) انہوں نے تجھے اختیار کیا اور اپنے دوستوں سے جدا ہوگئے اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دُوری اختیار کرلی ۔ انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو الوداع کہہ دیا اور ہر قسم کے فانی مال و منال سے بیزار ہوگئے ۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے واضح اور روشن دلائل ان پر ظاہر ہوئے تو ان کی نفسانی خواہشیں بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں ۔

### قرآن کریم کے احکام

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طور پر بھی بیان فرمایا ہے :-

قد انزل اللہ الیکم ذکراً ۔ رّسولاً یتلو علیکم اٰیات اللہ مبیّنٰتٍ لیخرج الّذین اٰمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات الی النّور ۔۔ (سورۃ طلاق ع۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شرف کا سامان یعنی رسول اتارا ہے جو تم کو اللہ تعالیٰ کی ایسی آیات سناتا ہے جو ہر نیکی اور بدی کو کھول دیتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مومن لوگ جو اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ اندھیروں سے نکل کر نُور میں آجاتے ہیں ۔

گویا اس آیت میں اللہ تعالے نے بتایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کے بتائے ہوئے طریق پر چلنے کے نتیجہ میں انسان اندھیرے سے نکل کر ایمان کے اُجالے میں آجاتا ہے یہ کون سا اندھیرا ہوتا ہے ؟ یہ اندھیرا شرک بدعت اور رسوم کا اندھیرا ہوتا ہے جس نے انسان کے گرد جالے تنے ہوئے ہوتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے سے ٹوٹنے شروع ہو جاتے ہیں ۔ اب بھی اگر اپنے معاشرہ سے ہم نے رسومات کے اندھیروں کو دُور کرنا ہے تو اپنے ہر کام میں اس بات کو مدنظر رکھنا ہوگا کہ ہمارا یہ کام سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے یا نہیں ۔

اسی طرح قرآن مجید کی سورہ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کتابٌ انزلناہ الیك لتخرج النّاس من الظّلمٰت الی النّور باذن ربّھم الی صراط العزیز الحمید ۔ (یہ قرآن مجید) ایک کتاب ہے جسے ہم نے تجھ پر اس لئے اتارا ہے کہ تو تمام لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف یعنی اس کامل طور پر غالب اور کامل محمود ہستی تک پہنچنے کے راستہ کی طرف لائے ۔

اس آیت میں اللہ تعالے نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ قرآن کریم ایک روشنی ہے جس کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائیں گے اور وہ روشنی کا راستہ وہی راستہ ہے جو عزیز و حمید خدا کی طرف جاتا ہے ۔ یہ آیت واضح طور پر یہ بتاتی ہے کہ رسم و رواج پر چل کر انسان خدا کا نور حاصل نہیں کرسکتا بلکہ برادری رسوم سب پر لات مار کر اللہ تعالے کے ان احکام پر جو اس نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں عمل پیرا ہو کر خدا تعالےٰ تک پہنچنے کے راستہ پر گامزن ہوسکتا ہے ۔

ان تینوں آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کی روحانی ترقی صرف اس صورت میں ہوسکتی ہے کہ ہر کام کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی جائے اور دیکھ لیا جائے کہ اس کام کے متعلق قرآن مجید کیا تعلیم دیتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کا عمل اس بارہ میں کیا تھا ۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے جوں جوں بُعد ہوتا گیا۔ مسلمان رسم و رواج میں مبتلا میں گرفتار ہوتے گئے۔ نام کا اسلام رہ گیا روحانیت پر عمل نہ رہا۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کی ہمسائیگی میں ان کے طور طریق اختیار کرتے اور وہ رسوم رائج ہوئیں جن کا اسلام سے دور کا تعلق بھی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ پر احسن فضل ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تا کہ اس ادبار کو مسلمانوں پر سے دور کر دیں جو مسلمانوں پر چھایا ہوا تھا چنانچہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا انہوں نے سب کچھ چھوڑ دیا اور ظلمت میں سے نکل کر نور کے سایہ تلے آگئے انہوں نے خود محسوس کیا کہ آج تک ہم اندھیروں میں بھٹک رہے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ توحید کے اعلیٰ مقام پر قائم ہے اور اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر چلنے میں ہی فخر محسوس کرتی ہے لیکن جب کوئی جماعت ترقی کرتی ہے اور پھیلنے لگتی ہے تو نئے نئے لوگ داخل ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ بہت سی کمزوریاں بھی لے آتے ہیں جن کے نتیجہ میں کئی رسومات پھیل جاتی ہیں۔

## احمدی مستورات کی ذمہ داری

اس سال مجھے لجنہ کے کام کو دیکھنے کے لئے مختلف شہروں میں جانے کا اتفاق ہوا اور بہت قریب سے احمدی مستورات کے مشاہدہ کا موقعہ ملا۔ جس سے مجھے یہ احساس ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ایک طبقہ میں پھر سے رسومات کی ابتداء ہو گئی ہے اور جن ظلمتوں سے نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا مامور بھجوایا تھا۔ ان ظلمتوں کے خفیف سائے ان پر پھر پڑنے لگے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص انعام انعامِ خلافت سے اپنے وعدہ کے مطابق نوازا ہے۔ خلیفہ وقت جانشین ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور حضرت مسیح موعود ظل کامل ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ گویا خلیفہ وقت کے احکام پر چل کر آپ کی کامل اطاعت کرنے سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع و فرمانبردار بن سکتے ہیں۔ رسومات کا تعلق چونکہ زیادہ تر عورتوں سے ہوتا ہے۔ اسلئے عورتوں کو اس طرف از حد توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے قول و فعل میں قرآن کی تعلیم کی خلاف ورزی نہ کریں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقاریر اور نصیحتوں سے جماعت تقریباً تمام بُری رسومات سے پرہیز کرنے لگی تھی مگر پھر وہی بات ہم میں آگئی ہے اس کو دور کرنے کے لئے لجنہ کو خصوصی اقدامات کرنے چاہئیں کیونکہ رسومات ہمیں ہر جہت سے دور رکھتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے شہر میں داخل ہونے سے روکتی ہیں" اس لحاظ سے ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر اس کام کو ترک کر دیں جس پر رسم کی اصطلاح کا اطلاق ہوتا ہے۔

## مختلف قسم کی رسومات

رسوم مختلف قسم کی ہوتی ہیں (۱) مذہب کی طرف منسوب ہونے والی رسوم (۲) شادی بیاہ سے متعلق رسوم (۳) وفات کے متعلق رسوم اور (۴) بچہ کی پیدائش کے متعلق رسوم۔ مذہب کی طرف منسوب ہونے والی رسوم مثلاً قبر پرستی۔ قبروں پر عرس کرنے۔ میلاد کے وقت کھڑے ہونا اور شرینی تقسیم کرنا۔ مختلف وظیفے بنا لینے جن کا احادیث سے کوئی ثبوت نہ ملتا ہو۔ نمازیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگیں۔ لیکن نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی۔ تعویذ گنڈے۔ جھاڑ پھونک وغیرہ۔ یہ وہ رسومات ہیں جو مذہب کے نام پر کی جاتی ہیں حالانکہ اسلام سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ اسلام نام ہے توحید کا۔ توحید کے قیام کے لئے ہی اللہ تعالیٰ انبیاء مبعوث فرماتا رہا ہے۔ دنیا میں کامل توحید کا قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا اور آج آپ کے ہی نام لیوا قبروں پر جا کر خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر ان بزرگوں سے جن کی ساری عمریں توحید کے قیام میں گذریں دعائیں مانگتے اور ان کی قبروں پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

## حضرت مسیح موعودؑ کے اہم ارشادات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ شرک و بدعت سے تو بکلی پاک تھی لیکن پھر بھی ضرورت ہے کہ ان کے مرد و زن اور بچوں کی زندگیاں توحید کے قیام اور شرک کے خلاف جہاد کرنے میں گذریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا:۔ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ اس الہام میں آپ کے ذریعہ سے ساری جماعت بھی مخاطب ہو سکتی ہے کہ جس طرح ابناء فارس کے لئے توحید کا دامن مضبوطی سے تھامنا لازم ہے اسی طرح ابناء فارس سے تعلق رکھنے والوں کے لئے بھی۔ یہ وہ مرکزی نقطہ ہے جس کے گرد ہماری ساری تعلیم گھومتی ہے اگر مرکزی نقطہ ہی کمزور پڑ جائے تو ہمارے سارے دعاوی کمزور پڑ جاتے ہیں۔ توحید کا دامن مضبوطی سے تھامنے سے مراد یہ نہیں کہ صرف منہ سے اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بلکہ خذوا التوحید سے یہ مراد ہے کہ ہر کام کرتے ہوئے ہم پہلے یہ سوچ لیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی تو نہیں ہوتی جہاں اللہ تعالیٰ کے احکام اور برادری کی روایات میں ٹکر ہوتی ہو۔ وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے احکام کو ترجیح دیں اور خدا کی خاطر نہ برادری کی پرواہ کریں نہ روایات کی نہ رشتہ داروں کی نہ کسی کے طعنے تشنیع کی۔ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور سب بدعت فی النار ہے۔ اسلام اسبات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے ادھر اُدھر بالکل نہ جاوے کسی کا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بنا دے" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۲۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"شریعت تو اسی بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اسے لے لے اور جس بات سے منع ہے اس سے ہٹے اب اس وقت قبروں کا طواف کرتے ہیں ان کو مسجد بنایا ہوا ہے۔ عرس وغیرہ ایسے جلسے نہ منہاج النبوت ہے نہ طریق سنت ہے۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۶۵)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔

"ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔ آج کل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی سیفیاں اور دعائیں اور درود اور وظائف یہ سب انسان کو مستقیم راہ سے بھٹکانے کا آلہ ہیں تم ان سے پرہیز کرو ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا گویا اپنی الگ ایک شریعت بنا لی ہے تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اور کوئی کنجی ہے ہی نہیں بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کا تابعدار نہیں بلکہ اور راہوں سے اسے تلاش کرتا ہے" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۲۵)

## میلاد کی محفلیں

مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا تذکرہ کرنے کے لئے میلاد کی مجلس منعقد کرتے ہیں جہاں میلاد کرنے کا سوال ہے اس سے بڑھکر اور کیا نیکی ہو سکتی ہے کہ آپ کے اخلاق فاضلہ کا بار بار ذکر کیا جائے آپ پر بار بار درود بھیجا جائے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اسکے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی جائے لیکن مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے اس نیک کام میں بھی بدعت داخل کر دی ہے کہ کھڑے ہو کر اس تصور سے درود پڑھا جائے کہ اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح آتی ہے۔ قرآن تو کہتا ہے کہ جو اس دنیا سے رخصت ہو جائے وہ خواہ کتنی ہی بلند ہستی کیوں نہ ہو پھر اس دنیا میں واپس نہیں آتی باقی رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ درود انسان کھڑے۔ بیٹھے لیٹے چلتے پھرتے ہر وقت بھیج سکتا ہے یہ تو ایک دعا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ اور آپ کی امت کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن وہی دعا جب کہ ذہنیت کی جائے کہ درود پڑھتے ہی آپ کی روح آجاتی ہے تو وہی نیک کام بدعت بن جاتا ہے۔ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہونا ممکن تھا تو کبھی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ سے کوئی ایسی روایت ثابت ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اگر اسکے ساتھ ایسی بدعات مل جائیں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔ خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو . . . . بعض ملاں اس میں غلو کر کے کہتے ہیں کہ مولود خوانی حرام ہے اگر حرام ہے تو پھر پیروی کس کی کرو گے؟ کیونکہ جس کا ذکر زیادہ ہو اس سے محبت بڑھتی ہے اور پیدا ہوتی ہے۔ مولود کے وقت کھڑا ہونا جائز نہیں . . . . . . . . . کہاں لکھا ہے کہ روح آتی ہے" (الملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۱)

غرض اس قسم کی اور بھی بہت سی بدعات ہیں جو مذہب کے نام پر لوگوں

سے مذہب میں داخل کر کے مذہب کا حصہ قرار دے رکھا ہے۔ تیرہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں ان کا نام ونشان بھی نہیں ملتا کہ کبھی مسلمانوں نے ان پر عمل کیا ہو۔ مسلمان جب مذہب سے دور جا پڑے تو ان کی گمراہی کو دور کرنے اور صحیح راستہ پر چلانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے پھر سے محمدی شریعت کا قیام فرمایا اور دنیا کو یہ تعلیم دی کہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا ہی انسان کی زندگی کا مقصد اور نصب العین ہے اور اللہ تعالےٰ کے خوش کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بندوں پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو انعامات واکرامات ہوئے ہیں وہ محض اللہ پاک کے فضل وکرم سے ہی ہوتے ہیں۔ پیروں۔ فقیروں صوفیوں گدی نشینوں کے خود تراشیدہ وظائف۔ طریق۔ رسومات سب فضول بدعات ہیں جو ہرگز ماننے کے قابل نہیں۔ ۔ ۔ ۔ مسلمان کو چاہیئے کہ سب کچھ خدا تعالےٰ سے طلب کرے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۷)

## شرائط بیعت اور اتباع رسول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب بیعت لینی شروع کی تو شرائط بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی قرار دی "ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز رہے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ وقال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا" اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کی فرمانبرداری بھی ہم پر لازم ہے۔ جیسا کہ آپؑ خود فرماتے ہیں:۔

"اب تم خود یہ سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حکم عدل مانا ہے تو اس کے ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کی فکر کرو وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہو گا لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو۔ اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۷۳)

یہی اصول تعلیم ہے جو ہر احمدی مرد وعورت کے لئے قابل عمل ہونی چاہیئے کہ ہم ہر کام سے پہلے اس پر غور کریں کہ آیا یہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف تو نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی قول یا سنت کے خلاف تو نہیں اور پھر امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتویٰ اور ارشاد کے خلاف تو نہیں اگر اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری زندگیاں بسر ہوں تو یقیناً اللہ تعالےٰ کے فضل کے ہم امیدوار ہو سکتے ہیں۔

## شادی بیاہ پر رسومات

دوسری قسم کی وہ رسومات ہیں جو مذہب کے ساتھ۔ تو منسوب نہیں کی جاتیں مگر ہماری روایات میں وہ اس طرح مل گئی ہیں کہ ان سے بظاہر پیچھا چھٹنا مشکل نظر آتا ہے لیکن ہیں وہ صریحاً قرآنی تعلیم کے خلاف ۔ ۔ ۔ ۔ یہ وہ رسوم ہیں جو عموماً نکاح۔ شادی اور منگنی وغیرہ کے موقع پر کی جاتی ہیں۔ شادی کے موقعہ پر خوشی منانا اچھی بات ہے خوشی کا موقع ہوتا ہے لیکن قرآنی تعلیم ایسے موقع کے لئے یہ ہے کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ اسراف نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ یہ بھی فرماتا ہے ان اللہ لا یحب المسرفین۔ اللہ تعالےٰ اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ اسلام سادگی سکھاتا ہے۔ تکلف اور تصنع کو ناپسند فرماتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں شادیوں میں بھاری جہیزوں کے مطالبہ جات کئے جاتے ہیں۔ سسرال والوں کو جوڑے اور زیور دینے کی ایسی نحوس رسم پڑ چکی ہے کہ جس کی وجہ سے احمدی گھرانوں میں بھی رشتوں میں مشکل پیش آرہی ہے اور اگر رشتہ ہو بھی جاتا ہے تو سسرال والوں کے مطالبات پورے نہ کئے جانے کے باعث آپس میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں احمدی خواتین اپنے امام کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت یہ عہد دہراتی ہیں کہ جو نیک کام آپ بتائیں گے اس میں آپ کی فرمانبرداری کریں گی رسوم کا چھوڑنا یقیناً عہد بیعت کو پورا کرنا ہے۔ تحریک جدید کی غرض بھی یہی تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے تحریک جدید کے اصول القا فرمائے تھے کہ جماعت کی ترقی وابستہ ہے اس کے سادگی کے اصولوں پر چلنے میں۔ تقریبات سادگی سے کرنے اور اسراف سے بچنے اور اپنے روپے کو بچا کر اشاعت اسلام میں خرچ کرنے میں۔ اسی غرض سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے شادیوں میں سادگی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ بری اور جہیز کی نمائش سے منع فرمایا۔ اور بہت سے گھروں میں جہیز کی نمائش کرنے پر سختی بھی فرمائی۔ سسرال والوں کو جوڑے دینے سے منع فرمایا۔ مہندی لے جانے سے خاص طور پر روکا۔ لڑکی کی شادی میں کھانا یا چائے کرنے سے منع فرمایا تا دعا میں کثرت سے لوگ شامل ہو سکیں۔ کئی بار مجلس مشاورت میں ان رسوم کا قلع قمع کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حال ہی میں مجھے علم ہوا کہ ایک احمدی لڑکی کا رشتہ آیا تو سسرال والوں کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ پچاسی جوڑے سسرال والوں کو دیئے جائیں۔ کیا ان باتوں سے جماعت میں رشتوں کی دقت نہ ہوگی۔ آپس میں اخوت کا خاتمہ نہ ہو جائے گا۔ وہ محبت اور پیار جو ان رشتوں کی بنا کا موجب ہوتا ہے جس کی اساس پر آئندہ تعلقات کی بنیاد پڑتی ہے یہ جوڑوں وغیرہ کے مطالبہ سے وہ سب ختم ہو جاتا ہے۔

## قل اور چہلم وغیرہ

تیسری قسم کی رسوم کا تعلق انسان کی وفات کے ساتھ ہے۔ غیر احمدیوں میں تو قل چہلم۔ دسواں۔ بیسواں نہ جانے کیا کیا ہوتا ہے الحمد للہ کہ احمدیوں میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ لیکن بعض بعض جگہ سے مستورات کے متعلق اب بھی یہ شکایات آتی رہتی ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اللہ تعالےٰ کے خوش کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کی جائے دیکھا جاتا ہے لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں کوئی مر جاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں۔ حالانکہ چاہیئے کہ مُردہ کے حق میں دعا کریں رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صرف مخالفت ہی نہیں بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے اور وہ اس طرح سے کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو کافی نہیں سمجھا جاتا اگر کافی خیال کرتے تو اپنی رسومات گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۰)

ایک بزرگ نے عرض کی کہ حضور میں نے اپنی ملازمت سے پہلے یہ منت مانی تھی کہ جب میں ملازم ہو جاؤں گا تو آدھ آنہ فی روپیہ کے حساب سے نکال کر اس کا کھانا پکا کر حضرت پیران پیر کا ختم دلاؤں گا۔ اس کے متعلق حضورؑ کیا فرماتے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"خیرات تو ہر طرح اور ہر رنگ میں جائز ہے اور جسے چاہے انسان دے مگر اس فاتحہ خوانی سے ہمیں نہیں معلوم کیا فائدہ! اور یہ کیوں کیا جاتا ہے! میرے خیال میں یہ جو ہمارے ملک میں رسم جاری ہے کہ اس پر کچھ قرآن شریف وغیرہ پڑھا کرتے ہیں یہ طریق تو شرک ہے اور اس کا ثبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے نہیں غربا ومساکین کو بے شک کھانا کھلاؤ۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۱)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"قل خوانی کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے۔ صدقہ۔ دعا۔ استغفار میت کو پہنچتے ہیں" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۹)

اسیطرح آپؑ فرماتے ہیں:۔

"دین تو ہم کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں ہے صحابہ کرامؓ بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قل پڑھے گئے صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہے۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۹)

موت ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے اس مرحلہ پر بھی ہماری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ وہی نمونہ دکھائیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام دکھاتے رہے اور جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھایا۔ کوئی فعل ایسا نہ ہو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور قرآن مجید کے احکام کے خلاف ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

## بعض اور رسومات

اسیطرح بعض رسوم کا تعلق بچہ کی پیدائش سے ہے بچہ کی پیدائش پر شریعت کا تو یہ حکم ہے کہ بچہ کے کان میں اذان دو۔ ساتویں دن عقیقہ کرو۔ بال کٹواؤ۔ بکرا ذبح کرو۔ اور لڑکا ہے تو ختنہ کراؤ۔ بکرے کا گوشت خود کھاؤ اور دوستوں کو کھلاؤ اور غرباء میں تقسیم کرو تا وہ بھی تمہاری خوشی میں شامل ہوں۔ لیکن اس کے برعکس ابھی تک غیر احمدیوں کی طرح بعض احمدی گھرانوں میں بھی ختنوں کے موقعہ پر باقاعدہ تقریب کی جاتی ہے۔ دعوت ہوتی ہے۔ عزیز اقرباء اکٹھے ہوتے ہیں اور اسراف ہوتا ہے حالانکہ یہ صریحاً بدعت ہے اس کا جواز اسلامی تاریخ سے کہیں نہیں ملتا۔

ایک اور رسم جو انگریزوں کی تقلید میں اب ہمارے ملک میں بھی جاری ہو گئی ہے وہ ہے سالگرہ کی رسم۔ یعنی بچے کی پیدائش کا دن ہر سال منانا اور اس پر دعوت یا پارٹی دینا۔ یہ سب خصوصیات ہیں جن سے گریز کرنا چاہیئے۔

یہ رسمیں کیسے بنتی ہیں؟ کیوں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ محض نمائش، دکھاوا۔ اور اس بات کے اظہار کے لئے کہ ایک نے شادی یا کسی اور تقریب پر پانچ ہزار خرچ کئے تو دوسرا فخر یہ کہتا ہے کہ میں نے دس ہزار کئے۔ محض نمائش دکھاوا یا برادری میں اپنی ناک اونچا رکھنے کے لئے حالانکہ مومن کی زندگی کا مقصد دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہونا ہوتا ہے اور یہی مقصد ہر احمدی عورت اور مرد کا ہونا چاہیئے اور ہر کام کرنے کی نیت محض رضائے الٰہی اور اطاعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہونی چاہیئے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انما الاعمال بالنیات۔ بہت سے بظاہر اچھے نظر آنے والے کام انجام کے لحاظ سے اچھے اس لئے نہیں ہوتے کہ ان کے کرتے ہوئے نیّت پاک و صاف نہیں ہوتی۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر

جب حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ شریف احمد صاحب رضی اور حضرت نواب مبارکہ بیگم مدظلہا العالی کی آمین ہوئی اس وقت جیسا کہ حضرت حجۃ اللہ کا معمول تھا کہ خدا تعالیٰ کے انعام و عطایا پر شکریہ کے طور پر صدقات دیتے تھے آپ نے دعوت دی اس پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک سوال کیا کہ حضور یہ آمین جو ہوئی ہے یہ کوئی رسم ہے یا کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تقریر فرمائی اس کا کچھ حصہ درج ذیل کرتی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جو امر یہاں پیدا ہوتا ہے اس پر اگر غور کیا جاوے اور نیک نیتی اور تقویٰ کے پہلوؤں کو ملحوظ رکھ کر سوچا جائے تو اس سے ایک علم پیدا ہوتا ہے میں اس کو آپ کی صفائی قلب اور نیک نیتی کا نشان سمجھتا ہوں۔ کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو پوچھ لیتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔"

"بخاری کی پہلی حدیث یہ ہے کہ انما الاعمال بالنیّات" اعمال نیت پر ہی منحصر ہیں۔ صحت نیت کے ساتھ کوئی جرم بھی جرم نہیں رہتا۔ قانون کو دیکھو اس میں بھی نیت کو ضروری سمجھا ہے مثلاً ایک باپ اگر اپنے بچہ کو تنبیہہ کرتا ہو کہ تو مدرسے جا کر پڑھ اور اتفاق سے کسی ایسی جگہ چوٹ لگ جاوے کہ وہ بچّہ مر جائے تو دیکھا جائے گا کہ یہ قتل عمد مستلزم سزا نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ اس کی نیت بچہ کو قتل کرنے کی نہ تھی تو ہر ایک کام میں نیّت پر بہت بڑا انحصار ہے اسلام میں یہ مسئلہ بہت سے امور کو حل کر دیتا ہے۔ پس اگر نیک نیّتی کے ساتھ محض خدا تعالیٰ کے لئے کوئی کام کیا جاوے اور دنیا داروں کی نظر میں وہ کچھ ہی ہو تو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے"۔

پھر آپ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے جو کچھ قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے وہ بالکل واضح اور بیّن ہے اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے کرکے دکھا دیا ہے آپ کی زندگی کامل نمونہ ہے لیکن باوجود اس کے ایک حصّہ اجتہاد کا بھی ہے جہاں انسان واضح طور پر قرآن شریف یا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی کمزوری کی وجہ سے کوئی بات نہ پا سکے تو اس کو اجتہاد سے کام لینا چاہیئے مثلاً شادیوں میں جو کھاجی دی جاتی ہے اگر اس کی غرض صرف یہی ہے کہ تا دوسروں پر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جاوے تو یہ ریاکاری اور تکبّر کے لئے ہوگی اس لئے حرام ہے لیکن اگر کوئی شخص محض اس نیت سے کہ اما بنعمۃ ربّک فحدث کا عملی اظہار کرے اور مما رزقنٰھم ینفقون پر عمل کرنے کے لئے دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کے لئے دے تو یہ حرام نہیں پس جب کوئی شخص اس نیت سے تقریب پیدا کرتا ہے اور اس میں معاوضہ ملحوظ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا غرض ہوتی ہے تو پھر وہ ایک سو نہیں خواہ ایک لاکھ کو کھانا دے منع نہیں اصل مدعا نیت ہے نیت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے۔ ایک قصّہ مشہور ہے ایک بزرگ نے دعوت کی اور اس نے چالیس چراغ روشن کئے بعض لوگوں نے کہا اس قدر اسراف نہیں چاہیئے اس نے کہا جو چراغ میں نے ریاکاری سے روشن کیا ہے اسے بجھا دو کوشش کی گئی ایک بھی نہ بجھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی فعل ہوتا ہے اور دو آدمی اس کو کرتے ہیں ایک اس فعل کو کرنے میں مرتکب معاصی کا ہوتا ہے اور دوسرا ثواب کا اور یہ فرق نیتوں کے اختلاف سے پیدا ہوتا ہے"۔ ۔ ۔ ۔

"اسیطرح میں ہمیشہ اسی فکر میں رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ کوئی ایسی راہ نکلے جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا اظہار ہو اور لوگوں کو اس پر ایمان پیدا ہو۔ ایسا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے اور نیکیوں کے قریب کرتا ہے۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لا انتہا فضل اور انعام ہیں ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے پس میں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری غرض اور نیت اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۱ تا ۴۸)

دنیا کو دین پر مقدم رکھنے والوں کے انجام کی طرف قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یوں توجہ دلائی ہے فرماتا ہے:

فاما من طغی و اٰثر الحیٰوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماوٰی

یعنی جس شخص نے احکام الٰہی سے سرکشی اختیار کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دی یقیناً جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے لیکن اس کے برعکس فرماتا ہے واما من خاف مقام ربہ و نھی النفس عن الھوٰی فان الجنۃ ھی الماوٰی جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکا۔ اور خدا تعالیٰ کی خاطر برادری کے تعلقات کی پرواہ نہ کی یقیناً جنّت ہی اس کا ٹھکانا ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کے تعلقات پر دنیا والوں کو ترجیح دیتے ہیں فرماتا ہے سنسمہ علی الخرطوم اس دنیا میں انہوں نے اپنی ناک اونچی رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن ہم ان کی اونچی ناکوں کو داغ لگائیں گے۔

## بعثت مسیح موعودؑ کی ایک غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی ایک غرض یہ بھی بتائی ہے کہ آپ کی بیعت کے ذریعہ ایک گروہ متقیوں کا پیدا ہو جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہو اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کامل اطاعت کرکے اپنے آپ کو اس تقوی شعار لوگوں کی جماعت میں شامل کرتے ہیں تو یقیناً ہم اپنی بیعت کے عہد کو پورا کرنے والے ہیں کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ بیعت بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعاری لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل اور بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ اور نا اتفاقی کی وجہ سے

سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا۔ ...... بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ ......... اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ویسا ہی ہوگا۔"

(ازالہ اوہام)

پس ہم جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کی ہے ہمیں آپ کے اس ارشاد کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا چاہیئے کہ ہر قسم کی رسوم، ہوا و ہوس کو چھوڑ کر خالص اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگیاں گزاریں ایک پاک تبدیلی ہمارے نفوس میں پیدا ہو اور اس کی روشنی ہر طرف پھیلے ہم نمونہ بنیں اسلامی برکات کا اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض احیاء شریعت اور ایک نئی زمین اور نئے آسمان کا قائم کرنا تھا وہ نیا آسمان اور نئی زمین تبھی تعمیر ہو سکتی ہے۔ جب پرانی زمین اور پرانے آسمان سے منہ موڑتے ہوئے موجودہ تہذیب کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ہم اس تہذیب کو اپنائیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ ہے۔ اور حقیقی تقویٰ پر قائم ہوں ہم قربانی دیں خدمات کی۔ قربانی دیں دیرینہ عادات کی۔ قربانی دیں اپنی پرورش کی روایات کی۔ دنیا کی محبت دل سے نکل جائے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر تلخی کی زندگی کو قبول کریں۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو — کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو — اس یار کے لئے رہ عشرت کو چھوڑ دو
لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو — ورنہ خیال حضرت عزت کو چھوڑ دو
تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول — تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا — ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

ہم روزانہ کئی کئی بار نماز میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں اھدنا الصراط المستقیم۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلائیو۔ ایسا راستہ جو سیدھا تجھ تک جاتا ہو۔ یہ راستہ اور ہدایت متقیوں کو ہی نصیب ہو سکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرنی چاہیئے اور اپنی مرضی کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے اور اپنے پر فنا وارد کرنی چاہیئے تا اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق فرماوے۔ آمین

## مربیان سلسلہ کو یاددہانی

مربیان سلسلہ احمدیہ اپنے دورہ میں ہر احمدی دوست کے پاس پہنچ کر انہیں وقف عارضی کی تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان سے فارم وقف عارضی پُر کرا کر نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوا دیں۔ پوری کوشش کی جائے۔ کوئی احمدی دوست جو اس تحریک میں شامل ہو سکتا ہے شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔ وقف عارضی کے علاوہ پروگرام کے دوسرے امور کی طرف پوری توجہ دی جائے اور جلد رپورٹیں بھیجی جائیں۔ مجلس مشاورت تک دورہ ختم ہو جانا چاہیئے۔

ناظر اصلاح وارشاد

# انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری ہدایات

(۱) نمائندہ مخلص اور صائب الرائے ہو۔

(۲) جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو

(۳) شعار اسلام کا پابند یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔

(۴) طالب علم نہ ہو۔

(۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو

نوٹ :- بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا نہ کیا ہو۔ نیز یہ کہ چندہ جلسہ سالانہ کا چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا اس کے ذمہ ہو (سیکرٹریان مالی بقایا دار نہ ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے اگر تینوں چندوں کی صراحت سے رپورٹ کریں تو زیادہ بہتر ہوگا)

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی۔

| | | |
|---|---|---|
| جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد | ۵۰ تک ہو | ۲ نمائندے |
| 〃 〃 〃 〃 〃 | ۵۱ سے ۱۰۰ تک ہو | ۳ 〃 |
| 〃 〃 〃 〃 〃 | ۱۰۰ 〃 ۲۰۰ 〃 〃 | ۴ 〃 |
| 〃 〃 〃 〃 〃 | ۲۰۱ 〃 ۵۰۰ 〃 〃 | ۶ 〃 |
| 〃 〃 〃 〃 〃 | ۵۰۰ 〃 ۱۰۰۰ 〃 〃 | ۸ 〃 |
| 〃 〃 〃 〃 〃 | ۱۰۰۰ سے زائد | ۱۲ 〃 |

اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہونگے۔ یعنی اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر بوجہ امارت نمائندہ ہونگے اور مزید صرف ۳ کا انتخاب کیا جائے۔

(۷) چندہ دہندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو مقرر کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں یہ لکھی جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے۔

(۸) حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ شوریٰ کی سب کمیٹیوں کے ممبر اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے مقرر ہو کر آیا کریں تاکہ مشورہ زیادہ اچھا ہو سکے اور کام بھی جلدی ہو۔

(۹) تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کا تین سال کا بقایا دار بھی شوریٰ کا نمائندہ منتخب نہیں ہو سکتا نہ ہی ایسے شخص کو انتخاب نمائندگان کے وقت رائے دینے کا حق ہے۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

# لجنات اماء اللہ کیلئے شعبہ اصلاح وارشاد کا پروگرام

(۱) ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں لجنات اصلاح وارشاد کے لئے ایک جلسہ خاص اہتمام کے ساتھ منعقد کریں جنمیں زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت مستورات کو بھی شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس جلسہ کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں۔

(۲) اصلاح وارشاد کا چندہ ہر ماہ باقاعدگی سے جمع کریں اور مرکز میں بھجوائیں

(۳) ہر احمدی بہن کسی نہ کسی غیر از جماعت بہن کی احمدیت کے بارہ میں غلط فہمیوں کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔

(۴) غیر از جماعت مستورات کے ایڈریس مرکز میں بھجوائیں تا انہیں لٹریچر بھجوایا جائے۔ (۵) مرکز سے لٹریچر منگوائیں اور تقسیم کریں اور اس کی مرکز کو اطلاع دیں (۶) سلسلہ کی اہم کتب زیر مطالعہ رکھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ (۷) اسلام اور احمدیت کے اہم امتیازی مسائل پر لجنات کے اجلاسوں میں تقاریر کریں اور تمام بہنوں کو یہ مسائل اور انکے دلائل سکھانے اور یاد کرانے کی کوشش کریں۔ (۸) اصلاح وارشاد سے متعلق جملہ مسائل کی رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ بھجوائیں۔ (سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

# مربیانِ سلسلہ کیلئے ضروری اعلان

الفضل کے خطبہ نمبر میں چار صفحات کا اضافہ کیا گیا ہے جو مختلف نوع کے چھوٹے چھوٹے علمی تبلیغی تربیتی اور معاشرتی مضامین پر مشتمل ہوا کرے گا۔ اسکے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی نہ کوئی نشان بھی انشاء اللہ شائع ہوتا رہے گا۔ نیز تبلیغی رپورٹوں کا خلاصہ اور ہفتہ کے ضروری اعلانات اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی ضروری خبریں بھی شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ چونکہ چار صفحوں کے اضافہ سے کافی خرچ بڑھ جائے گا۔ اسلئے تمام مربیان کو اپنا اہم فرض سمجھ کر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خطبہ نمبر کی خریداری میں اگلے سال قریباً دو ہزار کا اضافہ ہو جائے اور ساتھ ہی ساتھ یہ کوشش بھی جاری رہنی چاہیئے۔ کہ مستطیع اصحاب روزانہ اخبار بھی خریدیں۔

۲۔ مربیانِ سلسلہ کو کالم دو کالم کے مختصر اور دلچسپ مضمون بھی بھجوانے چاہئیں۔ خواہ وہ تبلیغی ہوں یا تربیتی خواہ سوالات کے جوابات ہوں یا کسی تبلیغی گفتگو کی مختصر روداد یا جدید حوالجات یہ مضامین نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائے جائیں۔ ان میں سے جو مضامین نظارت مناسب سمجھے گی شائع کرا دئیے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق آپکے شاملِ حال ہو اور آپ کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق دے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)


## اعلان

قائدین کرام

"TUGON"

آپ کے بازہ ین دشمن مکھیوں کا خاتمہ کرتی ہے۔ ایک سیر دوائی پانچ سو ۵۰۰ ملی سیر پانی میں حل کریں۔ اس محلول میں تھوڑا سا گڑ بھی ڈالیں۔ اس محلول میں بوری وغیرہ کا ٹکڑا بھگو کر جہاں مکھیاں ہوں وہاں رکھیں۔ مثلاً باورچی خانہ ٹٹی خانہ وغیرہ۔ اس ٹکڑے کو خشک نہ ہونے دیں۔ سادہ پانی بار بار چھڑکتے رہیں۔ ایک دفعہ دوائی کے محلول میں بھگویا ہوا کپڑا چار یوم تک مکھی مارنے کا کام دیگا اسکے بعد اسکو دوبارہ محلول سے تر کریں۔ یہ دوائی مقامی ڈسٹرکٹ یا یونین کونسل سے حاصل کریں۔ نیز جنرل ٹریکٹرز اینڈ مشینری کمپنی لمیٹڈ ۴۲۰ دی مال لاہور ۳۲

هر قسم کا چمڑا۔ کینوس کے ٹرنک۔ سوٹ کیس۔ ہولڈال۔ ہینڈ بیگ سامان سیڈلری۔ سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں

ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱ انار کلی لاہور

ادھر سے قیمتاً بھی حاصل کر سکتے ہیں۔
(مہتمم صحت جسمانی
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سُرمہ نور والوں کا

## نورانی کاجل

و دیگر ادویات افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکیں گی خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل دیکھ لیا کریں۔

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

## قرآن مجید

اردو ترجمہ کے ساتھ۔ انگریزی ترجمہ کے ساتھ۔ گجراتی ترجمہ کیساتھ سندھی ترجمہ کے ساتھ اور فارسی ترجمہ کے ساتھ

نیز بلا ترجمہ

سینکڑوں سائز اور سینکڑوں ڈیزائن
ہدیہ دو روپیہ سے لے کر پانچ سو روپیہ تک
مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے
کتاب خیر و برکت مفت طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

## تسلی بخش کام

ہر قسم کی موٹر کاروں اور رکشا وغیرہ کی مرمت کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ کام تسلی بخش۔ اجرت مناسب۔ سیکنڈ ہینڈ موٹر کاروں اور رکشا وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے بھی ہماری خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

ایم ایم آٹو ملتان روڈ لاہور

ہر قسم کا اِصلاحی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

## الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

## حاصل کریں (منیجر)

## دانت مت نکلوائیے

پائیوریا اور مسوڑھوں کی جملہ خرابیوں کے لئے "اینٹی پائیوریا" گھن والے کھوکھلے اور بھربھرے دانتوں کے لئے "اینٹی کیریز" دانت درد کے لئے ٹوتھ کیور۔ ۱/- ، ۲/- ۔ قیمت مکمل کورس کی بالترتیب ۱۰/- روپے ۱۰/- روپے اور دو روپے تفصیلات کے لئے لٹریچر مفت حاصل کریں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ


## درخواست دعا!

۳ مارچ ۱۹۶۷ء کو محترمہ بشریٰ ضیاء احمد ڈاکٹر عبدالشکور صاحب اسلم ڈرگ کالونی کراچی کا گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ جو کہ بحمد للہ کامیاب رہا ہے احباب کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(منظور احمد خان۔ کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ)


صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے
قائد اشاعت مجلس (انصار اللہ مرکزیہ)

# امانت تحریک جدید!

## امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے!

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(خاکسار افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

# پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپرس روڈ کو مندرجہ ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں جو ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولی جائیں گی جو وہاں موجود ہونا پسند کریں گے۔

۱۔ P7/401/6-66 پائپس کاسٹ آئرن سکنڈ اینڈ سگوئڈ ۸ انچ بور ۹ فٹ لمبی = ۲۲۶۴ عدد
ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) ۵ روپے فروخت کی تاریخیں ۶/۳/۶۷ تا ۲۷/۳/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۲۸/۳/۶۷ کو ۸ بجے صبح کھلنے کی تاریخ اور وقت ۸½ بجے صبح

۲۔ P3/1/4-67 مختلف اقسام اور سائز کی بیلٹنگ = ۱۷ مدات
ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) -/۱۰ روپے۔ فروخت کی تاریخیں ۸/۳/۶۷ تا ۲۸/۳/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۲۹/۳/۶۷ کے ۸ بجے صبح کھلنے کی تاریخ اور وقت ۲۹/۳/۶۷ کے ۸½ بجے صبح۔

۳۔ P4/200/1-66 پائنز کمرشل اینڈ ٹرانسپورٹیشن = ۲ مدات
ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) -/۱۵ روپے فروخت کی تاریخیں ۹/۳/۶۷ تا ۳۰/۳/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۱/۴/۶۷ ۸ بجے صبح کھلنے کی تاریخ اور وقت ۱/۴/۶۷ ۸½ بجے صبح۔

۴۔ P7/195/3-66 جیپس پک اپ وینز اینڈ ٹرکس = ۲۸ عدد
ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) -/۲۵ روپے فروخت کی تاریخیں ۹/۳/۶۷ تا ۳۰/۳/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۱/۴/۶۷ ۸ بجے صبح کھلنے کی تاریخ اور وقت ۱/۴/۶۷ ۸½ بجے صبح۔

۵۔ P7/117/B-1-66 نکل شیٹ اینڈ فلیٹ = ۷ ٹن (تخمیناً)
ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) -/۱۰ روپے۔ فروخت کی تاریخیں ۷/۳/۶۷ تا ۳/۴/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۴/۴/۶۷ ۸ بجے صبح، کھلنے کی تاریخ اور وقت ۴/۴/۶۷، ۸½ بجے صبح۔

۶۔ P6/284/D2-66 مختلف قسم کی کراکری اور کٹلری = ۵۲ مدات
ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) ۱۰ روپے فروخت کی تاریخیں ۱۴/۳/۶۷ تا ۴/۴/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۵/۴/۶۷ ۸ بجے صبح، کھلنے کی تاریخ اور وقت ۵/۴/۶۷، ۸½ بجے صبح۔

۷۔ P7/145/4-66(S-H) بمپر، مائلڈ سٹیل اینگل، چینلز، فلیٹ اینڈ راؤنڈ = ۲۴ مدات
ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) -/۲۰ روپے فروخت کی تاریخیں ۱۳/۳/۶۷ تا ۱۰/۴/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۱۱/۴/۶۷ ۸ بجے صبح۔ کھلنے کی تاریخ اور وقت ۱۱/۴/۶۷، ۸½ بجے صبح

۸۔ P7/165/4-66 سٹیل سپرنگ وائیرز۔ ہائی سپیڈ سٹیل۔ اینڈ الوئی ٹول سٹیل = ۵۵ مدات
ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) -/۱۵ روپے۔ فروخت کی تاریخیں ۱۳/۳/۶۷ تا ۱۰/۴/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۱۱/۴/۶۷ ۸ بجے صبح۔ کھلنے کی تاریخ اور وقت ۱۱/۴/۶۷، ۸½ بجے صبح۔

ڈرائینگز/سپیسی فیکیشنز (اگر درکار ہوں) بقیمت ایک روپیہ۔ ۵ روپے برائے آئٹم نمبر ۲، ۷ اور ۸ دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقل) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس ایمپرس روڈ لاہور نیز ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (اسٹیشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا دفتری ایام میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا منی آرڈر بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر۔ چیک بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ پیشکش صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔

INF (L) 633

# احباب سے گزارش

ہم نے نواں کوٹ ملتان روڈ پر دوائیاں بنانے کا کارخانہ شروع کیا ہے احباب کرام سے تعاون ہمدردی اور دعا کی درخواست ہے،

برٹش فارمیسوٹیکل کارپوریشن
۳/۱۶۱ نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور

# نور کاجل کے سٹاکسٹ

لاہور۔ شفا میڈیکو لاہور
کراچی۔ سٹور لجنہ احمدیہ ہال
پشاور۔ ملک سعادت احمد ارباب روڈ
راولپنڈی۔ احمد کمرشل کالج کشمیری بازار

نور کاجل
خریدتے وقت ملتے جلتے ناموں میں فرق کر لیا کریں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

# عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

# رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
## کے
# نئے ماڈل کے چولہے!

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی اور تیل کی بچت وافر اخراج حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں،
اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب کریں

## قابل اعتماد سروس!

سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں
منیجر

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں،
(منیجر)

# کار برائے فروخت

فوکس ویگن ماڈل ۱۹۶۵ء کریم رنگ کا رہ۔ شوروم حالت میں قابل فروخت۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں:۔
اے رشید احمد۔ مکان نمبر ۱۶۹۔ بلاک اے سٹلائٹ ٹاؤن۔ سرگودھا۔

**الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں،**

# گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں!

## (یکم مارچ تا ۷ مارچ)

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر رہی لیکن کھانسی کی تکلیف چلتی رہی۔ اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت بہتر ہے۔ الحمدللہ۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گزشتہ ہفتہ روزانہ مسجد مبارک میں تشریف لاکر نمازیں پڑھاتے رہے۔ مورخہ ۳ مارچ کو حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کی وضاحت فرما کر اس ضمن میں فرمایا ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی قربانیوں اور غلبۂ اسلام کی جدوجہد کو مسلسل جاری رکھیں اور پھر نسلاً بعد نسل اپنی زندگیوں کو خدا کی منشاء کے مطابق اس رنگ میں ڈھالتے چلے جائیں کہ ہمیں اس دنیا میں جو جنت حاصل ہو وہ دائمی ثابت ہوتی چلی جائے تا اسلام کا موعود غلبہ عملاً ظاہر ہونے کے بعد قائم و دائم رہے۔ حضور نے تربیت اولاد کے ضمن میں احمدی خواتین کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

۳۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ۲ مارچ کو کراچی تشریف لے گئی ہیں۔ آپ نے وہاں ۳ مارچ کو لجنہ اماء اللہ کراچی کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ نیز لجنہ اماء اللہ ناظم آباد کا معائنہ فرمایا۔

۴۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت پاکستان میں تین ماہ سے زائد عرصہ قیام فرمانے کے بعد انگلستان واپس تشریف لے جانے کے لئے لاہور سے کراچی پہنچ چکے ہیں اور ایک دو روز میں وہاں سے آگے سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔ پاکستان میں قیام کے دوران آپ متعدد بار ربوہ بھی تشریف لائے اور جنوری ۱۹۶۷ء کے اواخر میں جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت بھی حاصل کی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ بخیریت و عافیت منزل مقصود پر پہنچیں۔

۵۔ واپسی کے سفر پر روانہ ہونے سے قبل محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب موصوف ۴ مارچ کی صبح کو لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ آپ نے ٹی آئی کالج، علی الترتیب تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول، اور جامعہ احمدیہ تشریف لے جاکر تینوں اداروں کے طلباء سے خطاب فرمایا۔ آپ نے طلباء کے سوالوں کے جواب دے کر متعدد دینی، علمی، مذہبی اور عام معلوماتی مسائل کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ ۵ مارچ کو لاہور واپس تشریف لے جانے سے قبل آپ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر میں تشریف لے جاکر بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔

۶۔ مکرم قریشی فضل الرحمٰن الدین صاحب ایم اے اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے نائیجیریا (مغربی افریقہ) جانے کے لئے ۲ مارچ کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب نے آپ کو نہایت پرجوش طور پر الوداع کہا آپ کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی۔

۷۔ فجی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور تبلیغ اسلام کی غرض سے مورخہ ۲ مارچ کو بخیریت فجی پہنچ گئے ہیں۔ آپ ۲۶ جنوری کو ربوہ سے عازم فجی ہوئے تھے۔

۸۔ اسی طرح اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب ۲ مارچ کو بخیریت گھانا پہنچ گئے ہیں آپ ۱۱ فروری کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے راستہ میں آپ نے کچھ دن عراق میں بھی قیام کیا۔

۹۔ مکرم جناب میجر عبدالحمید صاحب ایک سال انگلستان میں اور اس کے بعد چار سال تک ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ کامیابی سے ادا کرنے کے بعد مورخہ ۴ مارچ کو ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ احباب نے آپ کا شایان شان استقبال کیا۔

۱۰۔ مورخہ ۵ مارچ کو بزم فلسفہ تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مکرم پروفیسر چوہدری عبداللطیف صاحب صدر شعبہ فلسفہ پنجاب یونیورسٹی نے لاہور سے ربوہ تشریف لاکر کالج ہال میں "وجودیت" کے موضوع پر لیکچر دیا۔

**درخواست دعا:** میرا لڑکا داؤد احمد خالد جو کہ واپڈا کے ہسپتال میں بطور الیکسرے اسسٹنٹ کام کر رہا ہے کو گردن توڑ بخار ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس کی حالت خطرے سے تو باہر ہے لیکن بے ہوشی ہے اور دماغ پر بھی اثر ہے سب احمدی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ میرے لڑکے کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار (مسز) حمید احمد سیفی - ربوہ)

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● پشاور ۸ مارچ۔ شہنشاہ ایران نے کہا ہے کہ انسانیت کی فلاح اس بات کے ساتھ وابستہ ہے کہ ایک ایسا معاشرہ معرض وجود میں لایا جائے کہ اسلام کے اصول اور تعلیمات نیز سائنسی اور فنی ترقی دونوں ایک دوسرے میں سموئے ہوئے ہوں۔ ان خیالات کا اظہار شہنشاہ موصوف نے پشاور یونیورسٹی کے اس خصوصی کانووکیشن میں کیا جس میں آپ کی خدمت میں ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری پیش کی گئی۔ یہ ڈگری یونیورسٹی کے چانسلر جناب محمد موسیٰ گورنر مغربی پاکستان نے پیش کی۔ اس موقع پر شہنشاہ ایران نے کہا ایران اور پاکستان مغرب اور مشرق کے درمیان ایک کڑی کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ان پر مغرب اور مشرق کو ملانے میں اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس وقت سب سے اہم کام یہ ہے کہ ایک ایسا معاشرہ تشکیل کیا جائے جس میں مغرب کی سائنس اور ٹیکنالوجی نیز مشرق کے اخلاق اور تہذیب و ثقافت آپس میں گھل مل جائیں۔ اس کٹھن کام کو پورا کرنا تعلیمی اور ثقافتی اداروں کی مرکزی ذمہ داری ہے۔ اعزازی ڈگری پیش کئے جانے پر انہوں نے یونیورسٹی کا شکریہ ادا کیا اور کہا یہ اعزاز ایران کی قدیم تہذیب کے لئے ایک تحفہ ہے میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں شہنشاہ نے کہا ایرانی لوگ پاکستان کی تہذیب و ثقافت کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ پاکستان ہر میدان میں مثالی ترقی کے ذریعہ روشن مستقبل کی طرف جس تیزی سے قدم بڑھا رہا ہے اور اقوام عالم کی برادری میں جو اہم کردار ادا کر رہا ہے شہنشاہ نے اس کا بھی ذکر کیا اور فرمایا پاکستان کی ہمہ جہتی ترقی اور خوش حالی مسرتوں کا پیش خیمہ ہے۔

یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے ایران کو شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے میں شہنشاہ ایران کی مساعی اور عالمی امن کو تقویت پہنچانے میں آپ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے خاص طور پر اس امداد کا بھی ذکر کیا جو پاکستان پر جارحانہ حملہ کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں ایران نے دی انہوں نے کہا پاکستان کے لوگ شہنشاہ ایران کو بہت احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں

آج صبح جب شہنشاہ ایران اور ملکہ فرح صدر ایوب کی معیت میں راولپنڈی سے پشاور پہنچے تو ان کا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ جب موٹر کاروں میں ان کا جلوس روانہ ہوا تو چار میل لمبے راستے پر ہزاروں لوگوں نے انہیں خوش آمدید کہا۔ چار میل لمبا راستہ آرائشی محرابوں، رنگ برنگی جھنڈیوں، پاکستان اور ایرانی پرچموں سے دلہن کی طرح سجا ہوا تھا

● پشاور ۸ مارچ۔ شہنشاہ ایران نے کہا ہے کہ اگر پاکستان اور ایران اپنی موجودہ روش پر قائم رہے اور انہوں نے اپنی موجودہ رفتار ترقی کو برقرار رکھا تو وہ بہت جلد اور زیادہ بلند مقام حاصل کرلیں گے۔ وہ گذشتہ رات اس ضیافت میں تقریر کر رہے تھے جو ان کے اعزاز میں گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے دی۔ شہنشاہ ایران نے صدر ایوب کی قیادت میں پاکستان کی شاندار ترقی کی بہت تعریف کی۔

● نئی دہلی ۸ مارچ۔ کل جے پور میں پولیس کی فائرنگ سے چھ آدمی ہلاک اور بیس زخمی ہو گئے۔ شہر میں فوج طلب کرلی گئی ہے اور ۴۸ گھنٹہ کا کرفیو لگا دیا گیا ہے کل تیسرے پہر صورت حال اس وقت خراب ہوئی جب مشتعل ہجوم نے سرکاری عمارتوں اور پولیس پر شدید پتھراؤ کرنا شروع کر دیا ایک سو پولیس والے زخمی ہوئے جن میں کئی اعلیٰ افسر بھی شامل ہیں۔ تین دن کے ہنگاموں میں پولیس ۲۶۸ اشخاص کو گرفتار کر چکی ہے۔ یہ ہنگامے اس لئے ہو رہے ہیں کہ راجستھان کے گورنر نے سمیوکت پارٹی کو نظر انداز کر کے کانگریس پارلیمانی پارٹی کو حکومت بنانے کی دعوت دی ہے جبکہ اکثریت سمیوکت پارٹی کو حاصل ہے۔ بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے راجستھان کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴